

## 132564 - نیند میں خرائے کی بنا پر طلاق

### سوال

کیا نیند میں عورت کے خرائے لینے کی بنا پر اسے طلاق دینا جائز ہے، اور کیا مرد کے خرائے لینے کی بنا پر عورت کے لیے طلاق کا مطالبہ کرنا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

### اول:

خرائے ایسا سبب نہیں جو خاوند اور بیوی کے مابین نکاح فسخ کرنا مباح کرتا ہو.

لیکن اگر خاوند اور بیوی میں سے کسی ایک کے خرائے سے دوسرے شخص کو واضح ضرر ہوتا ہو، جیسا کہ بعض اوقات ایک ہی جگہ سونا مشکل ہو جاتا ہے، تو اس حالت میں خاوند کے لیے بیوی کا خرائے لینا اسے طلاق دینے کے لیے سبب بن سکتا ہے، اور اسی طرح بیوی کے لیے بھی طلاق کا مطالبہ کرنے کا سبب بن سکتا ہے.

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس عورت نے بھی بغیر کسی سختی اور تکلیف کے اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1187 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر ( 2035 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"الباس: شدة، یعنی شدت و سختی کی حالت کے علاوہ جو اسے علیحدگی اور جدائی کی طرف لے جائے، مثلاً اسے خوف ہو کہ وہ اس کے ساتھ رہتے ہوئے اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکتی جس میں اسے حسن صحبت اور حسن معاشرت قائم رکھنا ہو لیکن وہ اسے ناپسند کرنے کی بنا پر ایسا نہ کر سکے" انتہی

دیکھیں: فیض القدير ( 3 / 138 ).

بلاشك و شبہ خراثوں كى آواز ڈسٹرب كرنے كا باعث بنتى ہے، جو نیند سے بھى روك ديتى ہے، اور بعض اوقات تو اتنى شديد ہوتى ہے كہ بعض لوگ اسے برداشت ہى نہيں كر سكتے۔

اس طرح كى حالت ميں ہم يہ نصيحت كرتے ہيں كہ خاوند اور دونوں كو ہى صبر و تحمل سے كام ليٲنا چاہيے، خاص كر يہ خراثے تو انسان كے ارادہ سے نہيں بلكہ غير ارادى طور پر آتے ہيں اور ان پر اس كا كوئى كنٲرول بھى نہيں ہے۔

ليكن اس كے ساتھ اس بيمارى كے علاج كى كوشش كرنى چاہيے چاہے سانس كى نالى ميں زائد ريشوں كو ختم كرانے كا آپريشن كرا كر يا پھر اس كا كوئى اور ممكن علاج كرايا جائے۔

ديكھيں: الموسوعة العربية العالمية.

چنانچہ اگر اس كے علاج ميں تاخير ہو يا مشكل ہو تو پھر يہ ممكن ہے كہ ان اوقات ميں جب خراثے زيادہ ہوں تو خاوند اور بيوى عليحدہ عليحدہ رہيں، يا پھر جب دوسرے فريق كو اس كى آواز سے ضرر ہو، حتى كہ وہ اس چيز كا عادى ہو جائے، اور يہ وہ حل ہے جس كو بہت سے افراد اپنا چكے ہيں، اور اس طرح كى حالت كے ساتھ اكٹھے رہنا ممكن ہوا ہے۔

ہمارا اعتقاد ہے كہ اگر انسان اس مشكل كو حل كرنے كے ليے سب سے پہلا حل ہى طلاق سوچ لے تو پھر بہت سارے بلكہ ہزاروں گھر تباہ ہو كر رہ جائيں گے۔

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ ہمارے حالات كى اصلاح فرمائے اور ہمارے مريض افراد كو شفايابى نصيب فرمائے۔

واللہ اعلم .